السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قضائے حاجت کے وقت عمارتوں کے اندر اور باہر قبلہ رخ ہونے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

راجح بات یہ ہے کہ صحرا یا عمارتوں میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونا جائز نہیں ہے۔

بخاری ومسلم کی متفق علیہ حدیث میں یہ بات کچھ یوں بیان ہوئی ہے کہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا"[1]

"جب تم قضائے حاجت کے لیے آؤ تو قبلہ رخ ہو کر مت بیٹھو اور نہ ہی قبلہ کی طرف پشت کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب پھر جاؤ۔"

ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

"ہم شام میں آئے تو ہم نے وہاں ایسے بیت الخلاء دیکھے جو کعبہ کی جانب بن ہوئے تھے ہم ان سے انحراف کرتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے تھے۔"

پس ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنھوں نے مذکورہ حدیث روایت کی ہے، وہ یہ سمجھتے تھے کہ بلاشبہ یہ حدیث عام معنی میں ہے، تب ہی تو انھوں نے کہا: "ہم ایسے بیت الخلاء سے انحراف کر کے اللہ سے استغفار کرتے تھے۔"

اور کچھ مزید استنباطی دلائل ایسے ہیں جو اس موقف کو تقویت پہنچاتے ہیں، جیسے وہ احادیث جن میں مسلمانوں کو قبلہ کی جانب منہ کر کے تھوکنے سے منع کیا گیا ہے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مسجد میں قبلہ کی جانب تھوکتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع کیا۔ (علامہ ناصر الدین البانی رحمة اللہ علیہ)

---

[1] صحیح البخاری رقم الحدیث (386) صحیح مسلم، رقم الحدیث (264)۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کےلیے صرف

صفحہ نمبر 55

محدث فتویٰ